ردِّ روافض اردو

از

حضرۃ امام ربانی مجدد الف ثانی
شیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ

حق چار یار

ناشر

مدنی کتب خانہ ۔ گنپت روڈ ۔ لاہور

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

اہلسنت والجماعت کی ترجمان مفید و معتمد مسلکہ متفق علیہ پسندیدہ کتاب

رَدِّ رَوافِض

اردو

از

مجدد الف ثانی امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہ

ترجمہ

ناشر

مدنی کتب خانہ گنپت روڈ۔ لاہور

قیمت [illegible] روپے — بار اول — تعداد ایک ہزار

حقدار امامت نہ ہوتے تو علیؓ وعباسؓ ان سے نزاع کرتے چنانچہ علیؓ نے حضرت معاویہؓ سے نزاع کیا اگرچہ اس وقت معاویہؓ شوکت وشان کے مالک تھے مگر بایں ہمہ آپ نے حضرت معاویہؓ سے اپنا حق طلب فرمایا حتیٰ کہ بڑی خونریزی تک نوبت آئی حالانکہ اس وقت طلب حق کرنا زیادہ دشوار تھا بہ نسبت پہلے موقع کے (یعنی ابتداء خلافت میں) کیونکہ اس وقت نبیؐ سے زمانہ قریب تر تھا اور آپ کے احکام کے نفاذ کی طرف لوگوں کو رغبت بھی بیشتر تھی اور یہ بات بھی فراموش کرنے کے قابل نہیں کہ حضرت عباس نے حضرت امیرؓ سے بیعت کی حضرت امیرؓ نے اس کو قبول نہیں فرمایا اگر علیؓ حضرت عباسؓ کی رائے کو حق جانتے تو ان کی فرمائش کو کبھی نہ ٹالتے اور حال یہ تھا کہ حضرت زبیرؓ جیسے شجاع کامل آپ کے ساتھ تھے اور بنی ہاشم اور ایک جماعت کثیر ان کے ساتھ متفق تھی اور خلافت ابی بکرؓ کی حقیت کے ثبوت کے لئے اجماع کافی ہے گو نص اس سلسلہ میں وارد نہیں جیسا کہ جمہور علماء کا قول ہے بلکہ اجماع نصوص غیر متواترہ سے زیادہ قوی ہے کیونکہ اجماع کی دلالت قطعی ہے اور نصوص کی دلالت ظنی یا ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ حقیت خلافت ابوبکرؓ پر نصوص بھی وارد ہیں جیسا کہ اہل تحقیق محدثین ومفسرین کا مسلک ہے پس جمہور علماء اہل سنت کے قول کا مطلب ان بعض محققین کے نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے نص نہیں فرمائی یعنی اس کا حکم کسی کو نہیں دیا پس ان مذکورہ دلائل سے حضرت صدیقؓ کی خلافت کا حق پر ہونا ثابت ہوگیا اور اکراہ اور تقیہ کا احتمال باطل ہوگیا۔ پھر تقیہ کا احتمال تو اس وقت نکل سکتا ہے کہ اہل زمانہ حق کے پیرو نہ ہوں اور خیر القرون قرنی کی سعادت سے مشرف نہ ہوں (لیکن یہاں معاملہ اس کے خلاف ہے) چنانچہ ابن الصلاح اور متقدمین نے کہا کہ صحابہ سب کے سب عادل و ثقہ ہیں ابن حزم نے کہا کہ صحابہ کل قطعی جنتی ہیں اللہ تعالےٰ

نے فرمایا فتح مکہ سے پہلے جن صحابہ نے دین کی نصرت میں اپنا مال خرچ کیا اور جہاد کیا ان کا درجہ ان لوگوں سے بڑا ہے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا لیکن اللہ تعالےٰ نے سب سے حسنیٰ کا وعدہ فرمایا ہے" اب اس سے خطاب انہی صحابہ کو ہے تو ان کے لیے حسنیٰ (جنت) کا ثبوت ملا۔ پھر یہاں یہ وہم پیدا نہ ہو کہ خرچ و جہاد کی قید اس فرمان سے ان صحابہ کو نکالتی ہے جن سے یہ دونوں امر صادر نہیں ہوئے کیونکہ یہ قیدیں بطور غالب احوال کے لگی ہیں لہٰذا ان کے لیے مفہوم مخالف نہیں علاوہ اس کے انفاق و قتال سے مراد بالارادہ و بالقوہ انفاق و قتال بھی ہو سکتا ہے علاوہ ازیں یہ نہیں سوچتے کہ اکراہ و تقیہ کا احتمال تو حضرت امیرؓ کی ذات اقدس میں نقص پیدا کرتا ہے کیونکہ اکراہ کی صورت میں ترک فضیلت ہے اور تقیہ کی شکل میں حق پوشی ہے اور یہ دونوں ممنوع ہیں جب عام مومن حتی الامکان بہتر چیز کے چھوڑنے پر راضی نہیں ہوتے اور ممنوع بات کا ارتکاب نہیں کرتے تو کس طرح شیر خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے شوہر، شجاعت و بہادری میں بے نظیر ایسے ناشائستہ امور کے مرتکب ہوں اور یہ شیعہ انتہائی جہالت و گمراہی کے باعث نقص آنحضرتؓ کو تعریف گمان کرتے ہیں اور آپ کی کمزوری کو آپ کا کمال جانتے ہیں "کیا جس کو برے اعمال اچھے کر کے دکھلائے جائیں اور وہ ان کو واقعی اچھا سمجھنے لگے"

علمائے ماوراء النہر نے فرمایا کہ جب شیعہ حضرات شیخین ذی النورین اور ازواج مطہرات کو گالی دیتے ہیں اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں تو بروئے شرع کافر ہوئے لہٰذا بادشاہ اسلام اور نیز عام لوگوں پر بحکم خداوندی اور اعلاء کلمۃ الحق کی خاطر واجب و لازم ہے کہ ان کو قتل کریں ان کا قلع قمع کریں ان کے مکانات کو برباد و ویران کریں ان کے مال و متاع چھین لیویں یہ سب مسلمانوں کے لیے جائز و روا ہے

شیعہ نے اس کے جواب میں بطریق منع کہا کہ شارح عقائد نسفی نے اس امر پر

کہ شیخین کو گالی دینا کفر ہے اشکال پیش کیا ہے صاحب جامع اصول نے شیعہ
کو اسلامی فرقوں میں شمار کیا ہے اور صاحب مواقف نے بھی یہی لکھا ہے امام
محمد غزالیؒ کے نزدیک شیخین کو گالی دینا کفر نہیں اور شیخ اشعریؒ شیعوں کو
بلکہ تمام اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے لہٰذا یہ حضرات جو شیعوں کو کافر کہتے ہیں
نہ تو مومنین کے ساتھ ان کا خیال ملتا ہے نہ قرآن و حدیث کی رو سے یہ اپنے
خیال میں حق بجانب ہیں۔

(جواب) ہم اسی رد کیے ہوئے مقدمہ کو سب شیخین کفر ہے اور احادیث
صحیحہ اس پر دال ہیں ثابت کرتے ہیں ان میں سے ایک وہ حدیث ہے جس کی روایت
محامل طبرانی اور حاکم عویم بن ساعدہؓ سے کرتے ہیں آنجنابؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
مجھکو پسند فرمایا اور میرے اصحاب کو میرے لئے بعض کو ان میں سے وزیر بنایا بعض
کو مددگار اور بعض کو رشتہ دار اب جو ان کو گالی دے گا اس پر اللہ فرشتوں اور
سب لوگوں کی لعنت ہوگی اور اللہ تعالیٰ نہ اس کی توبہ اور فدیہ قبول فرمائے گا
نہ فرض و نوافل اس کے ذریعہ قبولیت کو پہنچیں گے اسی طرح دار قطنی حضرت علیؓ
سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد ایسی قوم آئیگی
جن کو رافضی کہیں گے اگر تم ان کو پاؤ تو ان کو قتل کرو کیونکہ وہ مشرک ہوں گے
(علیؓ) کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نشانی اور
پہچان کیا ہے آنجنابؐ نے فرمایا آپ کی شان میں ایسی صفات بیان کرکے
بڑھائیں گے جو آپ میں نہیں ہوں گی۔ نیز سلف پر طعن کریں گے اور اسی
حدیث کی روایت دوسرے طریق سے بھی کی ہے اور ایک روایت میں اس طرح
زیادتی بھی ہے کہ ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو گالی دیں گے اور جو

میرے اصحاب کو گالی دے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اسی طرح کی بہت سی احادیث نقل ہیں۔ جو اس رسالہ میں نہیں سما سکتیں۔

نیز شیخین کو گالی دینا ان کے ساتھ بغض رکھنے کا موجب ہے اور ان کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے دلیل یہ حدیث ہے جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے مجھ کو اذیت دی اور جس نے مجھ کو اذیت دی اس نے خدا کو اذیت پہنچائی۔ ابن عساکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کے ساتھ محبت ایمان ہے اور ان کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے۔ عبداللہ بن احمد حضرت انسؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں اپنی امت کے واسطے ابوبکرؓ و عمرؓ کے ساتھ محبت رکھنے میں اسی ثواب کی امید رکھتا ہوں جو امید مجھے ان کے لا الہ الا اللہ کہنے میں ہے اب ان کے ساتھ بغض رکھنے کو ان کی محبت پر قیاس کرنا چاہئے کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے نقیض ہیں نیز مومن کو کافر ٹھہرانا کفر کا سبب ہے چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ جس نے کسی پر کفر کی تہمت لگائی اور کہا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے اگر وہ ایسا ہے تو خیر ورنہ یہ تہمت اسی پر لوٹتی ہے۔ اور ہم یقین سے جانتے ہیں کہ ابوبکرؓ و عمرؓ مومن ہیں اور خدا کے دشمن نہیں اور ان کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے لہٰذا ان کو کافر کہنے سے کفر کہنے والے کی طرف لوٹے گا۔ اور اس پر یہی حدیث دال ہے پس ان پر کافر ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔ یہ حدیث گو خبر واحد ہے لیکن ان کی تکفیر کا حکم اس سے معلوم ہوتا ہے اگرچہ اس کا منکر کافر نہیں ہوتا۔ اجل شیوخ اسلام امام عصر ابوزرعہ رازی کہتے ہیں کہ جب تم کسی کو آنحضرتؐ کے کسی صحابی کی تنقیص کرتے دیکھو تو جان لو کہ وہ زندیق ہے اور یہ اس لئے کہ قرآن حق ہے رسول حق ہیں اور جو آپ لائے ہیں وہ

حق ہے اور یہ سب کچھ ہمیں صحابہؓ سے ہی پہنچا ہے اب ان پر جو جرح کرتا ہے تو وہ گویا
کتاب اور سنت کو رد کرتا ہے لہٰذا جرح اسی پر زیادہ موزوں ہے اور اس پر زندیق
گمراہ جھوٹا اور معاند ہونے کا حکم لگایا جائیگا۔ فرمایا سہیل بن عبداللہ تستری نے جن کا
علم زہد معرفت اور جلالت شان محتاج تعارف نہیں کہ جس کو اصحاب رسول ؐ سے
خوش عقیدگی نہ ہو وہ گویا رسول اللہ ؐ پر ایمان نہیں لایا عبداللہ بن مبارک سے پوچھا
گیا اور آپ کی ذات بھی علم و جلالت شان میں محتاج بیان نہیں کہ معاویہؓ افضل ہیں
یا عمر بن عبدالعزیز آپ نے کہا کہ وہ غبار جو حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کے ناک میں
داخل ہوا جبکہ وہ آنجنابؐ کے ہمرکاب تھے بہتر ہے عمر بن عبدالعزیز سے گویا آپ نے اس
سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا کہ نبی صلی علیہ وسلم کے ساتھ صحبت اور آپ کی رویت کا
کوئی چیز مقابلہ نہیں کرسکتی۔ پھر یہ ذکر ان کا ہے جو اکابر صحابہ نہیں ہیں اور آپ کو صرف دیکھنے
کا شرف ان کو نصیب ہے۔ پھر ذرا خیال تو کیجئے کہ جنہوں نے آپ کو دیکھنے کے باوجود آپ
کی ہمراہی میں جہاد کیا ہو یا آپ کے زمانہ میں آپ کے حکم سے جہاد میں شرکت کی ہو یا آپ
کے بعد آنے والوں تک شریعت کی کوئی بات پہنچائی ہو یا صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
خاطر اپنا کچھ مال خرچ کیا ہو تو ایسے بزرگوں کی فضیلت تک ذہن کی رسائی ممکن نہیں
اور اس میں شک نہیں کہ شیخینؓ اکابر صحابہؓ میں سے ہیں بلکہ افضل صحابہؓ ہیں پس ان کو
کافر ٹھہرانا بلکہ ان کی تنقیص کرنا کفر و زندقہ اور گمراہی کا باعث ہے۔ نماز کا مسئلہ،
حضرت
خیط میں حضرت امام محمد فرماتے ہیں کہ رافضیوں کے پیچھے نماز جائز نہیں کیونکہ وہ خلافت
صدیقؓ سے منکر ہیں۔ حالانکہ صحابہ کا آپ کی خلافت پر اتفاق ہے۔ خلاصہ میں ہے جو حضرت
صدیقؓ کی خلافت سے انکار کرے وہ کافر ہے اور ہر صاحب خواہش اور صاحب بدعت
کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور رافضیوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ صاحب خلاصہ کہتے

ہیں کہ ہر وہ خواہش جو کفر کی حد تک پہنچا دے اس خواہش والے کے پیچھے نماز جائز نہیں اگر کفر کی حد تک نہ پہنچائے تو نماز جائز ہے۔ لیکن مکروہ اور اصح قول پر یہی حکم اس شخص کا ہے جو حضرت عمرؓ کی خلافت سے انکار کرتا ہے لہٰذا جب ان کی خلافت کا انکار کفر ٹھہرا تو اس کا کیا حال ہوگا۔ جو ان کو گالی دے یا ان پر لعنت بھیجے اس تقریر سے صاف ظاہر ہوا کہ شیعہ کو کافر ٹھہرانا احادیث صحاح کے مطابق اور طریق سلف کے موافق ہے اب بعض اہل سنت سے عدم تکفیر شیعہ کا جو خیال نقل ہے اگر اس کو صحیح مان کر عدم تکفیر پر اس کی دلالت کو مان لیا جائے تو اس کو کسی توجیہ و تاویل پر محمول کریں گے تاکہ وہ احادیث اور مذہب جمہور علماء کے مطابق ہو نیز شیعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سب وطعن سے انکار کر کے مخالفت نص قرآنی کی بنا پر آپ پر طعن و تشنیع ثابت کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جس خبث و فحش کلامی کا حضرت عائشہؓ کے بارے میں شیعہ پر الزام لگایا جاتا ہے خدا کی پناہ (ہم اس سے بری ہیں) ہاں البتہ جب عائشہؓ نے حکم خداوندی وقرن فی بیوتکن (اور رہو اپنے گھروں میں) کی مخالفت کی اور بصرہ میں آکر حضرت امیر کے خلاف صف آرا ہوئیں جب کہ بمطابق حدیث تمہارے ساتھ لڑائی میرے ساتھ لڑائی ہے تو گویا حضرت امیر سے جنگ کرنا خود حضرت پیغمبر علیہ السلام سے جنگ کرنا ہے۔ اور آنجنابؐ سے جنگ کرنے والا یقیناً مقبول نہیں لہٰذا اس بنا پر عائشہؓ طعن و تشنیع کا نشانہ بنیں (جواب) اور پوشیدہ نہ رہے کہ گھروں میں رہنے کا حکم اور ان سے نکلنے کی ممانعت مطلقاً سے وہ نہیں کہ تمام حالات اور زمانوں کو شامل کیا ہو۔ کیونکہ بعض ازواج آنحضرتؐ کا خود آنجناب کے ساتھ بعض سفروں میں جانا اس پر دلالت کرتا ہے لہٰذا گھروں میں رہنے کی خاص خاص اوقات و احوال سے تخصیص ہو گئی اور عام مخصوص البعض کے زمرہ میں آگیا اور عام مخصوص البعض کا مفہوم ظنی ہوتا ہے جو تخصیص کے اختیار رہتا

کے آخری حج میں چالیس ہزار، غزوہ تبوک میں ستر ہزار اور بوقت وفات نبوی ایک لاکھ چوبیس ہزار اور جن صحابہ کرام سے کتب حدیث میں روایات منقول ہیں ان کی تعداد ساڑھے سات ہزار ہے۔

عقیدہ نمبر ۲ | صحابہ کرامؓ میں مہاجرینؓ و انصارؓ کا مرتبہ باقی صحابہؓ سے زیادہ ہے اور مہاجرینؓ و انصارؓ میں اہل حدیبیہ کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے اور اہل حدیبیہ میں اہل بدر اور اہل بدر میں چاروں خلفاء کا مرتبہ سب سے زیادہ ہے۔ چاروں خلفاء میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کا پھر حضرت عمر فاروق رضہ کا مرتبہ سب سے فائق ہے۔

ف: ۔ مہاجرینؓ ان صحابہ کرام کو کہتے ہیں جنہوں نے خدا اور رسول کے لئے اپنے وطن مکہ معظمہ کو چھوڑ دیا۔ جن کی مجموعی تعداد ایک سو چودہ تھی اور انصارؓ ان صحابہ کرام کو کہتے ہیں جو مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے اور انہوں نے آنحضرتؐ کو اور مہاجرینؓ کو اپنے شہر میں جگہ دی اور ہر طرح کی مدد کی۔

عقیدہ نمبر ۳ | چاروں خلفاءؓ کا افضل امت ہونا خلافت کی وجہ سے نہیں ہے۔ اگر بالفرض بجائے ان کے دوسرے حضرات خلافت کے لئے منتخب ہو جاتے تو بھی یہ حضرات رضہ افضل امت مانے جاتے۔

عقیدہ نمبر ۴ | خلیفہ رسولؐ مثل رسولؐ کے معصوم نہیں ہوتا۔ نہ اس کی اطاعت ہر کام میں مثل رسولؐ کی اطاعت کے واجب ہوتی ہے۔ بالفرض کوئی خلیفہ سہواً یا عمداً کوئی حکم شریعت کے خلاف دے تو اس حکم میں اس کی اطاعت نہ کی جائے گی۔ عصمت، خاصہ نبوت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو معصوم ماننا عقیدہ نبوت کے خلاف ہے۔